پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 29 مارچ 2019

- پاکستان کے معاشی مسائل اسلامی معاشی نظام کے نفاذ کے بغیر کسی صورت ختم نہیں ہو سکتے
- زر مبادلہ کے بڑھتے ذخائر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سودی قرضوں اور مزید معاشی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے
- خلافت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ پاکستان نئی سے نئی ٹیکنالوجی تخلیق کرنے کی اپنی صلاحیت کو مکمل طور پر استعمال کرے

تفصیلات:

پاکستان کے معاشی مسائل اسلامی معاشی نظام کے نفاذ کے بغیر کسی صورت ختم نہیں ہو سکتے

21 مارچ 2019 کو وزیر اعظم عمران خان نے کہا کہ پاکستان بحیرہ عرب میں تیل اور گیس کے بہت بڑے ذخیرے کی تسخیر کرنے والا ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس ذخیرے کے ملنے سے پیسے کی کمی کے شکار ملک کے معاشی مسائل حل ہو جائیں گے۔ اٹلی کی ای این آئی اور امریکا کی ایگزون موبل آئل کمپنیاں پاکستان کے بحیرہ عرب میں مشترکہ طور پر تیل و گیس کی تلاش کا کام کر رہی ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پاکستان کو بیش قیمت قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ بد قسمتی سے ملک میں اسلامی معاشی کی عدم موجودگی اور سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے ان وسائل کا حقیقی فائدہ ملک و قوم کو نہیں بلکہ ملٹی نیشنلز اور حکمرانوں کو پہنچ رہا ہے۔ بلوچستان میں سینڈک کے منصوبے کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جیولوجیکل سروے آف پاکستان نے 1961 میں یہ ذخیرہ دریافت کیا تھا۔ چائنا میٹلر جیکل گروپ کارپوریشن (ایم سی سی) کو پاکستان نے 2002 میں دس سال کی لیز پر اس علاقے میں سونے اور تانبے کی کانکنی کی اجازت دی۔ 2012 میں اس معاہدے کی میعاد کے خاتمے بعد سے دو مرتبہ پانچ سال کے لیے بڑھایا جا چکا ہے۔ لیکن اس منصوبے سے حاصل ہونے والی دولت سے پورے ملک کی کیا اس علاقے کی قسمت نہیں بدلی بلکہ آج بھی وہ علاقہ پاکستان کا غریب ترین علاقہ ہے کیونکہ اس منصونے سے حاصل ہونے والی دولت کا عظیم حصہ تو ملک سے باہر چلا جاتا ہے۔ یہ حال بلوچستان میں سونے اور تانبے کے ایک اور عظیم ذخیرے، ریکوڈک کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ وہاں بھی اس منصوبے پر کام کرنی والی ملٹی نیشنلز اس عظیم دولت کا بڑا حصہ ملک سے باہر لے جا رہی ہیں۔

در حقیقت ملک میں عظیم ذخائر کی کوئی کمی نہیں ہے، اگر کمی ہے تو اسلامی معاشی نظام کی جو اس دولت کو ملک و قوم کے مفاد میں استعمال کروا سکے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں نجی شعبہ ان عظیم ذخائر کا مالک بن سکتا ہے جبکہ اسلامی معاشی نظام میں تیل، گیس، اور معدنیات کے ذخائر عوامی ملکیت ہوتے ہیں اور ریاست عوام کی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان کا انتظام چلاتی ہے اور ان سے حاصل ہونے والی عظیم دولت کو بیت المال میں رکھتی ہے اور عوام کی ضروریات اور کو سہولیات کی فراہمی کے لیے استعمال کرتی ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی موجودگی میں کسی ملک کی عوام کسی صورت ان ذخائر سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا سکتیں کیونکہ یہ ذخائر نجی کمپنیوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ نجی کمپنیاں ان ذخائر سے حاصل ہونے والی دولت کی مالک بن جاتی ہیں اور عوام اور ملک غریب ہو جاتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی مثال امریکا ہے جو دنیا کی سب سے بڑی معیشت ہے اور دنیا میں تیل کی سب سے زیادہ پیداوار دینے والے پانچ بڑے ممالک میں شامل ہے لیکن اس کے باوجود امریکا ہر سال خسارے کا بجٹ دیتا ہے لیکن اس کی تیل و گیس کی کمپنیاں اربوں ڈالر کا سالانہ منافع کماتی ہیں۔ لہٰذا پاکستان میں چاہے کتنے ہی نئے تیل و گیس یا معدنیات کے ذخائر دریافت کر لیے جائیں پاکستان اور اس کے عوام کے معاشی مسائل میں کوئی کمی نہیں آئے گی جب تک اسلام کا معاشی نظام نافذ نہیں کیا جاتا۔ پاکستان کے مسلمانوں کو حکمرانوں کے جھوٹے دعوی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کی بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے کہ اس کے قیام کے بعد ہی ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ان زبردست خزانوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الآخِرَةَ وَلاَ تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلاَ تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ** "اور جو (مال) تم کو اللہ نے عطا فرمایا ہے اس سے آخرت کی بھلائی طلب کرو اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولو اور جیسی اللہ نے تم سے بھلائی کی ہے (ویسی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو۔ اور ملک میں طالب فساد نہ ہو۔ کیونکہ اللہ فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا" (القصص 28:77)

زر مبادلہ کے بڑھتے ذخائر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سودی قرضوں اور مزید معاشی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے

چین کی حکومت کی جانب سے 2.2 ارب امریکی ڈالر ملنے کے بعد پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 17.58 ارب امریکی ڈالر ہوگئے ہیں۔ وزارت خزانہ کے ترجمان ڈاکٹر نجیب نے 25 مارچ 2019 کی ایک ٹویٹ میں کہا کہ کامیاب حکمت عملی کے نفاذ کی بدولت زرمبادلہ کے ذخائر تسلی بخش سطح پر پہنچ گئے ہیں۔

ملک کی معاشی صورتحال کے حوالے سے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے پاکستان کے حکمران زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والے اضافے کا بار بار تذکرہ کررہے ہیں۔ لیکن زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والے اس اضافے پر کسی صورت خوشی نہیں منائی جاسکتی۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں اس لیے اضافہ ہوا ہے کیونکہ چین، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے سودی قرضے لیے گئے ہیں۔ پاکستان سودی قرضوں کی دلدل میں گرتا چلا جارہا ہے اور آنے والے بارہ مہینوں میں اسے 14.6 ارب ڈالر قرضوں کی ادائیگی پر خرچ کرنے ہیں جس میں سے 12.8 ارب ڈالر قرض کی اصل رقم اور 1.8 ارب ڈالر سود کی ادائیگی پر خرچ ہوں گے۔ قرض کی صورتحال مزید خراب ہوجائے گی جب آئی ایم ایف سے قرضہ لیا جائے گا جو کہ تقریباً یقینی ہوچکا ہے کیونکہ 26 مارچ کو آئی ایم ایف کے پاکستان کے لیے نئے سربراہ ارنسٹو ریمرز پاکستان آرہے ہیں۔

جب سے موجودہ حکمران اقتدار میں آئے ہیں وہ آئی ایم ایف کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کی معیشت کو دھچکے پر دھچکے دے رہے ہیں تاکہ پاکستان سودی قرضوں کو ڈالرز کی شکل میں واپس کرسکے۔ حکومتی اخراجات میں کمی کے لیے آئی ایم ایف سبسڈی (زرتلافی) کے خاتمے اور ٹیکسوں میں اضافے کا مطالبہ کرتی ہے۔ لیکن ٹیکسوں میں اضافے اور سبسڈی میں کمی کی وجہ سے معیشت دشواری کا شکار ہونا شروع ہوجاتی ہے کیونکہ اشیاء کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ آئی ایم ایف کی ترجیح یہ ہوتی ہے کہ مقامی کرنسی کی قدر میں کمی کی جائے کیونکہ وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس طرح بیرونی درآمدکنندگان (foreign importers) کے لیے ملکی اشیاء سستی ہوجائیں گی اور یوں حکومت کو زیادہ برآمدات (exports) اور ڈالر حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن کرنسی کی قدر میں کمی کی وجہ سے برآمدی اشیاء کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوجاتا ہے کیونکہ روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے مقامی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ روپے کی قدر میں بہت زیادہ کمی سے برآمدی اشیاء کے سستے ہونے سے جو تھوڑا بہت فائدہ حاصل ہوا ہوتا ہے وہ ختم ہوجاتا ہے اور مہنگائی کی لہر پورے معاشرت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ آئی ایم ایف کی یہ ترجیح ہوتی ہے کہ حکومتی اثاثوں کی نجکاری کی جائے تاکہ ان کی فروخت سے حاصل ہونے والے پیسے کو قرضوں کی ادائیگی پر خرچ کیا جاسکے۔ لیکن نجکاری کی وجہ سے ان اداروں سے حکومت جو محاصل حاصل کرسکتی تھی وہ اُن سے محروم ہوجاتی ہے جس کے نتیجے میں حکومت کا انحصار ٹیکسوں اور سودی قرضوں پر مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نجکاری کے عمل کی وجہ سے مقامی اثاثوں کی ملکیت بیرونی سرمایہ کاروں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے جو مقامی کمپنیوں کو مارکیٹ سے باہر نکال دیتے ہیں کیونکہ ان کے پاس زیادہ وسائل ہونے کی وجہ سے مقامی کمپنیاں ان کا مقابلہ ہی نہیں کرپاتیں۔

حقیقی تبدیلی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نبوت کے طریقے پر خلافت قائم کرکے اسلام کا معاشی نظام نافذ کیا جائے۔ خلافت سودی قرضوں کے نظام کو مسترد کردے گی جس نے پاکستان کے وسائل کو کھالیا ہے۔ خلافت اسلامی محاصل کے نظام کو نافذ کرے گی اور توانائی اور معدنی وسائل کو عوامی ملکیت قرار دے گی تاکہ ان سے حاصل ہونے والے فوائد سے پورا معاشرہ مستفید ہوسکے۔ خلافت سونے اور چاندی کو کرنسی قرار دے گی جس سے قیمتوں میں استحکام آئے گا۔ اور خلافت معیشت کے ان شعبوں میں خود کردار ادا کرے گی جہاں بہت زیادہ سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے، جیسا کہ بھاری صنعتیں، ریلوے، ٹیلی کمیونیکیشن، ٹرانسپورٹ وغیرہ، تاکہ ان سے حاصل ہونے والے بھاری محاصل سے وہ اپنی ذمہ داریاں لوگوں پر ٹیکس کا بوجھ ڈالے بغیر ادا کرسکے۔

خلافت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ پاکستان نئی سے نئی ٹیکنالوجی تخلیق کرنے کی اپنی صلاحیت کو مکمل طور پر استعمال کرے

24 مارچ 2019 کو ڈان اخبار نے یہ خبر شائع کی کہ پی این ای سی-این یو ایس ٹی کے طلباء کی ایک ٹیم نے کم توانائی سے شہروں میں استعمال ہونے والی گاڑی مقامی شاپنگ سینٹر میں نمائش کے لیے پیش کی۔ یہ گاڑی پاکستان کی سات مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء کی جانب سے تیار کی جانے والی گاڑیوں میں سے ایک ہے جو شیل ایکو میراتھن ایشیا 2019 میں مقابلے کے لیے پیش کی جائے گی۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ پاکستان کے طلباء نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہو۔ 2011 میں پاکستانی طلباء نے نینو ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے آلودہ پانی کو صاف کرنے کا مظاہرہ کیا تھا اور امریکا میں ہونے والے انٹل بین الاقوامی سائنس اور انجینئرنگ میلے میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ پھر 2015 میں اسی مقابلے میں ایک پاکستانی طالب علم، حبیب ادریس، نے توانائی کے شعبے میں خصوصی انعام حاصل کیا تھا۔ لیکن انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ اتنے شاندار اور باصلاحیت افراد، 61 ہزار محققین، 10670 پی ایچ ڈیز کے حامل افراد کے ہونے کے باوجود 2015 کے عالمی تخلیقی انڈیکس میں پاکستان 141 ممالک میں 131 نمبر پر تھا۔ مبصرین نے اس صورتحال کی بنیادی وجہ ریاست کی جانب سے تحقیقی اداروں اور تحقیق کرنے والوں کو انتہائی نامناسب وسائل کی فراہمی قرار دیا ہے۔ پاکستان میں ہمیشہ سے تحقیق کے شعبے کے لیے بہت کم وسائل رکھے گئے ہیں۔ پاکستان میں اس شعبے کے لیے کُل ملکی پیداوار کا محض 0.29 فیصد وسائل مختص کیے گئے جبکہ ترقی پزیر ممالک اوسطاً کُل ملکی پیداوار کا 2.4 فیصد تحقیق کے شعبے پر خرچ کرتے ہیں۔ لہٰذا 2018 میں عالمی معیار کی 500 یونیورسٹیوں کی جو فہرست شائع کی گئی اس میں پاکستان کی 180 سے زائد یونیورسٹیوں میں سے صرف ایک یونیورسٹی ہی اپنی جگہ بنا سکی۔

اگرچہ حکمرانوں نے تعلیم و تحقیق کے شعبے میں بہت کم سرمایہ کاری کی ہے لیکن سائنسی ایجادات صرف مالیاتی وسائل کی فراہمی سے ہی ممکن نہیں ہوتی۔ کوئی بھی قوم سائنس یا کسی بھی شعبے میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک خاص اور مکمل نظریہ حیات، یعنی کہ آئیڈیالوجی کو اختیار نہ کرے۔ لہٰذا سائنسی ایجادات کا کسی بھی ملک کے نظریہ حیات سے ایک خاص تعلق ہوتا ہے۔ مغرب نے سائنس کے میدان میں ترقی اس وقت کی جب اس نے سرمایہ دارانہ نظریہ حیات کو اختیار کیا۔ مغرب میں صنعتی انقلاب سیکولرازم کے نظریے کو اختیار کرنے کے بعد آیا جو سرمایہ دارانہ نظریہ حیات کا عقیدہ ہے۔ اسی طرح سے مسلمانوں نے تعلیم اور سائنس کے شعبوں میں اس وقت ترقی کی جب وہ ریاست خلافت میں اسلام کے نظریہ حیات کے مطابق زندگی بسر کر رہے تھے اور اس کے پیغام کو پوری دنیا تک دعوت و جہاد کے ذریعے پہنچا رہے تھے۔ جب ریاست خلافت کے تحت اسلام نافذ تھا تو پوری مسلم دنیا میں فارس، یونان، بھارت اور کئی دوسری اقوام کے سائنسی کاموں کو عربی زبان میں لکھنے کے لیے کئی ادارے قائم کیے گئے۔ مسلم سائنسدانوں جیسا کہ ابن خلدون نے مسلم دنیا کے مختلف مقامات کے طول و عرض کی پیمائش کی۔ البیرونی نے کئی اشیاء کی کثافت اضافی دریافت کی۔ اسلامی حکمرانی کے تحت سائنسدانوں نے نئے نئے نظریات اور ان کے عملی نمونے پیش کیے۔ انہوں نے ستاروں کا مشاہدہ کیا اور جہاز رانی کے لیے ستاروں کے نقشے بنائے۔ ابن یونس نے وقت کی پیمائش کے لیے پنڈولم کو استعمال کیا۔ ابن سینا نے ہوا کا درجہ حرارت معلوم کرنے کا آلہ تخلیق کیا۔ کاغذ، کمپس، بارود اور غیر نباتاتی تیزابوں اور الکلائن بیسز کی درجہ بندی مسلم سائنسدانوں کی چند اہم ترین کاوشیں ہیں جس نے ٹیکنالوجی کے میدان میں عظیم انقلاب برپا کر دیا تھا۔ لہٰذا، سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی اللہ سبحانہ وتعالیٰ، اس کے رسول ﷺ، روزِ آخرت پر ایمان اور ریاست خلافت کے ذریعے اسلام کے مکمل نفاذ کا نتیجہ ہے۔ اسلام کے نفاذ کے بغیر ایسا کوئی ڈھانچہ نہیں جو امت کی تخلیقی صلاحیتوں کی آبیاری کرے اور انہیں ان کے مفاد میں استعمال کرے۔